

بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

تالیف لطیف عالم علوم معقول و منقول باہر فتون فروع و اصول محدث اسرار  
معرفت و حقیقت مخزن اصول شریعت حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب

ادام اللہ تعالیٰ مد ظلم

1987

# صفائی معاملہ

CHECKED 1995

جناب مولوی محمد یحیٰ صاحب ریس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے بغرض افادہ

عوام و بہبود انام و ہدایت کافہ مسلمین و رہنمائے اہل بن زمین

خیر خواہ سرکار ریس مہتمم خیر خیمت بن پرپر برہنہ

# فہرست مضامین

مضمون	مضمون
<p>دولیت یعنی امانت رکھنے کا بیان</p> <p>عاریت یعنی مانگی چیز کا بیان</p> <p>ہبہ یعنی کوئی چیز مفت بخش دینے کا بیان</p> <p>اجارہ یعنی کرایہ کا بیان</p> <p>شفقہ کا بیان</p> <p>مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی اور مساقات</p> <p>یعنی پہل کی بٹائی کا بیان۔</p> <p>بعضی متفرق حلال و حرام چیزوں کا</p> <p>بیان۔</p> <p>پانی کے احکام</p> <p>نشہ دار چیزوں کا بیان</p> <p>رہن کا بیان</p> <p>وصیت اور میراث کے احکام</p>	<p>خرید و فروخت کا بیان</p> <p>خیار شرط یعنی جا کرہ کا بیان</p> <p>شعہ بیع میں عیب نہ ہونے کا بیان</p> <p>بیع باطل اور فاسد کا بیان</p> <p>مراجعہ یعنی نفع پہنچا اور تو لیا یعنی</p> <p>برابر و اسوں پر پہنچنا</p> <p>مسائل متفرقہ</p> <p>سود کا بیان</p> <p>سلم یعنی بڑے کا بیان</p> <p>چاندی سونے کا سبادل کا بیان</p> <p>وکالت کا بیان</p> <p>صلح کا بیان</p> <p>مضاربت کا بیان</p>



۷۷۶۸۷

۱۵۰-۱۰۱

۷۹

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل الينا الرسول النبي الاقنى الذي يمجده وانه مكتوباً عند  
 في التوراة والانجيل وامرهم بالمعروف ونهاهم عن المنكر وعمل لهم الطيبات  
 ويحرم عليهم الخبائث فيضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم اللهم اجعلنا  
 من الذين اصنوا بوعظ ربه ونصروا واتبعوا النور الذي انزل مع اولئك هم  
 المفلحون - صلوة الله تعالى وسلامه عليه وعلى آله واصحابه الذين يجادلون  
 بالحق وبما يعدلون ط

اما بعد رضوم مریحہ سے ثابت ہے کہ منجملہ اجزاء دین کے تصحیح معاملہ بھی ہے  
 بلکہ بعض اعتبار سے یہ اہم الاجزاء ہے۔ مگر ہمارے زمانہ میں سب کو تاہی اور بے انتقائی  
 اس مقدمہ میں درج ہو رہی ہے اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ جو صورتیں اس وقت  
 کثیر الوقوع ہیں ان کے احکام مختصر اور سلیس عبارت میں جمع کر دیے جاویں تاکہ  
 علم باعث عمل ہو۔ ومن الله التوفيق والاغاثة

## خرید فروخت کا بیان

مسئلہ آج کل عام رواج ہے کہ نرخ ٹھہرا کر خریدنے والا دام دیدیتا ہے اور بیچنے والا چیز دیدیتا ہے۔ گزر بان سے ایجاب و قبول نہیں ہوتا یہ بیع درست ہے۔

مسئلہ جو شخص کوئی گھر فروخت کرے تو اس کی دیوار چھت سب بیع میں داخل ہو جاوے گی گوان چیزوں کا علیحدہ علیحدہ نام نہ لیا جاوے اسی طرح جس شخص نے کوئی زمین بچی تو اس میں جب قدر و زنت کھڑے ہیں خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے پھل دار ہوں یا بے پھل کے سب بیع میں آجاویں گے۔ اگرچہ تصریحاً ان کا نام نہ لیا ابستہ اگر صریح الفاظ سے کہدے کہ گھر کی دیواریں یا چھت یا زمین کے درختوں کو ہم بیع نہیں کرتے۔ اس صورت میں بیع میں داخل ہنوں گے صرف زمین فروخت میں رہے گی مسئلہ اگر ایک درخت فروخت کیا جس میں پھل لگ رہا ہے تو اگر فروخت کیا پہل کا بھی ذکر کیا ہو تب تو بیع میں داخل ہو کر خریدار کا ہو جاوے گا اور اگر اس کا نام نہیں لیا تو بیکس تو بیچنے والے کا رہے گا۔ اسی طرح جس زمین میں کھیتی کھڑی ہے اور وہ زمین فروخت کر دی تو اگر بیچ میں تصریحاً کھیتی کا بھی نام لیا گیا تب تو وہ بھی بک جاوے گی۔ اور اگر اس کا کچھ ذکر نہیں کیا تو وہ بیچنے والے کی رہے گی ابستہ اس صورت میں بائع سے کہا جاوے گا کہ اپنا پہل اور کھیتی کا لکڑ زمین خالی کر کے سپرد کرے مسئلہ جب تک خست پر پھل نہ آجاوے اُس وقت تک اُس کے پھل کا بیچنا درست نہیں یعنی یہ بیع بالکل باطل ہے مسئلہ اد جب پھل نکل آوے اُس کا بیچنا درست ہے۔ مگر یہ شرط ٹھہرا کر کہ ابھی پھل نہ آتا جاوے گا۔ یا اس کا رواج ہونا چاہا ہمارے ملک میں ہے اس بیع کو فاسد کر دیتا ہے۔

الستہ جہاں دونوں امرنوں وہاں درخت پر باجارت مالک درخت کے چھوڑ دینا جائز ہے لیکن اگر بعد بیچنے کے ان درختوں پر اور بھی پھل نکلا تو وہ نیا پھل حق بائع کا ہی اور پہلا پھل حق مشتری کا اس لئے بہ صورت بھی خلیجان کی ہے پس یا تو ایسے وقت خریدے کہ تمام پہل آپکے یا یہ حیلہ کرے کہ پورے درخت خریدے تاکہ نیا پھل بھی اسی خریدار کا ہو اور بعد ختم ہونے فصل کے اہل درخت مالک کو واپس کر دے اور اس کے مقابلہ میں جو قیمت ٹھیری ہو وہ اس سے واپس کر لے مسئلہ اور اگر وقت خرید پھل تمام مکمل چکا لیکن ابھی چوٹا ہے اور بڑھنا باقی ہے تو مثل مسئلہ بالا کے معنوں میں درست ہوگی لیکن درخت پر پھل کا چھوڑنا اگر مشروط یا معروف ہو عقد کا فاسد کر نیوالا ہے البتہ بلا شرط اور بلا عرف اگر مالک کی اجازت سے ہو جائز ہے لیکن مالک جب چاہے اپنی اجازت سے رجوع کر سکتا ہے مشتری کو بے چون و چرا پھل آنا واجب ہوگا مسئلہ اگر پھل بڑھ بھی چکا مگر صرف نچھٹا ہونا باقی ہے تو بقول امام محمد اس وقت یہ شرط ٹھیرنا بھی جائز ہے کہ ناچنگی درخت پر نہ ہو جس گے اور کھایہ میں ہے کہ امام محمد کے قول پر فتویٰ ہے اور اگر شرط نہ ٹھیرے تو یہی اجازت ہو جائے تو یہ بلا اختلاف جائز ہے ہمارے دیار کے لوگ اگر ایسے وقت بھی اکریں تو امام محمد کے مذہب پر معصیت سے محفوظ رہیں مسئلہ خریدہ تر بوز وغیرہ کا حکم بھی مثل پھلوں کے ہے اگر خرید کے وقت کل پھل نہ نکلا ہو بلکہ کچھ پھل بعد خرید کے نکلیں یا نہ ہو جائیگی اسکی تفسیر یہ ہے کہ صرف پھل نہ خریدے بلکہ مع بیلوں اور جڑ کے خرید کرے تو جو کچھ پیدا ہوگا یا بڑھیکا خریدار کا ہوگا۔ ایسا ہی حکم اور تفسیر ہے دوسری ترکاریوں میں جیسے سیبھی وغیرہ مسئلہ اکثر لوگ زراعت خام خرید کے واسطے خرید لیتے ہیں یہ جائز ہے مگر بعد کاٹ لینے یا جانور کے چر لینے کے جو کچھ بڑھیکا وہ بائع کا ہوگا البتہ اگر مع جڑ کے

فرد کرے جیسا اوپر کے مسئلہ میں بیان کیا گیا تب تمام پیداوار دوبارہ کی بھی اسی مشتری کی ملک ہے۔ مگر ان دونوں مسئلوں میں یائع کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ جب چاہے اپنی زمین خالی کر لے اس کی تدبیر یہ ہے کہ اگر یائع کی اجازت پر اطمینان نہ ہو تو اس زمین کو ایک مدت عین کے لئے کرایہ پر لے لے اس مدت میں اس کی تمام کارروائی ہو جائیگی مسئلہ بیع فاسد سے شے بلیہ میں جو حرمت و خباثت آجاتی ہے وہ صرف مشتری اول کیلئے ہے اُس کو واجب ہے کہ اس بیع کو فسخ کرے اور جو شخص اس مشتری سے آئندہ خریدے یا یہ مشتری اس کو بطور ہدیہ کے دے اس کو حلال ہے اور بیع باطل سے جو حرمت آتی ہے وہ کبھی زایل نہیں ہوتی۔ جہانک اس کے لینے دینے کا سلسلہ پہنچے گا سب کیلئے وہ شے حرام رہیگی پس یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دام دینے سے حلال ہوگی محض غلط ہے مسئلہ اگر باغ کا پھل فروخت کیا مگر ایک مقدار خاص پھل کی خواہش ہمارے کے حساب سے یا وزن کے حساب سے بیع سے مستثنیٰ کر لی جس کو ہمارے اضماع میں جنس کہا کرتے ہیں یہ جائز ہے مگر اس میں قرار دالے طور پر ہونا چاہیے کہ باہم تکرار و منازعت نہ ہو۔

## خيار شرط یعنی جا کر کا بیان

مسئلہ بعض اوقات بیع ناتمام رہا کرتی ہے۔ اسکی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف قیمت دریافت کر کے دیکھنے دکھلانے کیلئے لیجاوے اور خریداری واقع نہوا سکو قرض ملے سوم لاشرا کہتے ہیں اسیں اگر وہ شے مشتری کے پاس ضائع ہو جاوے تو بازار کی قیمت دینی چڑی ٹھیرائی ہوئی قیمت کا اعتبار نہیں اور اگر وہ شے منہل ہے یعنی اُس کا منہل کامل مسکتا ہے تو وہ منہل دینا چڑی جیسے گہوں چاول کدو سرنگیوں ٹاپل اس کا منہل ہے دوسری صورت یہ کہ

بیع تو ٹھہر چکی یعنی بائع نے بیچ یا اور مشتری نے خرید لیا مگر بعد بیع کے بائع نے یا مشتری نے  
 کہا کہ باوجود بیع ہو جانیکے مجھ کو ایک سو زیادہ دو روز یا حد میں روز تک اختیار ہوگا خواہ اس  
 بیع کو باقی رکھا جاوے خواہ توڑ دیا جاوے اس کو اختیار شرط کہتے ہیں یہ بھی جائز ہے اس کا حکم  
 یہ ہے کہ اگر مدت اختیار میں بیع کو توڑ دیا تو ٹوٹ جائیگی اور اگر جائز رکھا یا سکوت کیا اور وہ  
 مدت گزر گئی تو بیع قطعی ہو جائیگی اب بدون رضا مندی طرفین واپسی نہیں ہو سکتی اور اگر  
 مدت اختیار کی اندر وہ چیز مشتری کے پاس ضائع ہو گئی یا ٹوٹ پھوٹ گئی تو اس کا بدلہ مشتری  
 پر واجب ہوگا گو اس میں یوں تفصیل ہے کہ اگر اختیار مشتری کا تھا تب تو ٹھیکرائی ہوئی قیمت دینی  
 پڑیگی اور اگر اختیار بائع کا تھا تو بازار کی قیمت یا اس شے بیع کی مثل چیز واجب ہوگی جیسا قبض  
 طے سوم الشرار میں تمام مسئلہ خیار شرط میں اگر بیع کو قایم رکھنا منظور ہو تو طرف ثانی کو اطلاع  
 دینا ضرور نہیں بس مدت گزر جانے سے بیع قطعی ہو جائیگی اور اگر بیع کو توڑنا منظور ہو تو طرف  
 ثانی کو اطلاع دینا مدت مقررہ کے اندر ضروری ہے ورنہ بیع بحال رہیگی مسئلہ حبش  
 کے لئے اختیار ٹھہرا ہے اگر وہ مدت مقررہ کے اندر مرجاوے تو بیع قطعی ہو جائیگی۔ اس کے  
 وارثوں کو بیع توڑنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ مسئلہ اگر مشتری و بائع کے سوا کسی تیسرے  
 شخص کی رائے پر منظوری و نام منظوری بیع کی رکھی جاوے یہ بھی جائز ہے ۛ

## شے بیع میں عیب کیے کا بیان

حدیث ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کوئی چیز عیب دار بیچے اور  
 اس عیب کو بیان نہ کرے تو وہ شخص ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا یا یوں فرمایا کہ بیشہ  
 فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہیں گے مسئلہ اگر بعد خریدنے کے خریدار کو کسی عیب پر

اطلاع ہوتی تو اُس کو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ واپس کر دے البتہ اگر بیچنے کے وقت بائع نے یوں کہہ دیا کہ اسمیں جو کچھ عیب ہو میں اُس کا ذمہ دار نہیں ہوں خواہ تم خریدو یا نہ خریدو اور اور اسپر بھی خریدار رضامند ہو گیا۔ پھر خواہ کچھ ہی عیب اس میں نکلے واپسی کا اختیار نہ ہوگا اگرچہ عیبوں کا الگ الگ نام نہ لیا جائے ۔

## بیع باطل اور فاسد کا بیان

مسئلہ بعض جگہ دستور ہے کہ مالاب یا دریا کا ٹھیکہ باری گیروں کو دیدیا جاتا ہے اور دوسروں کو اُس میں سے مچھلیاں نہیں پکڑنے دیتے یہ باطل حرام ہے اور ایسی بیع باطل درست نہیں مصل باطل ہے پس نہ وہ قیمت زمیندار کو حلال ہوگی نہ ٹھیکہ داروں کو جائز ہوگا کہ دوسروں کو مچھلیاں پکڑنے سے منع کریں بلکہ سب کو مچھلیاں پکڑنے کا شرعاً حق حاصل رہیگا۔ البتہ وہ ٹھیکہ دار اُس میں سے پکڑ کر جو فروخت کرے گا چونکہ پکڑنے سے اس کی ملک میں داخل ہوگئی یہ بیع درست ہوگی لیکن اگر کسی غیر نے مچھلیاں پکڑ لیں اور ٹھیکہ دار نے اُس سے بچنے کی فروخت کیں نہ اس کا بیچنا درست ہے اور نہ خریدنا درست ہے جس کو حال معلوم ہو مسئلہ اسی طرح کھڑی ہوئی گھاس بیچنا درست نہیں البتہ اگر اُس شخص نے خاص گھاس جتنے کی نیت سے اپنی زمین کا جتنے سے پہلے پانی دیا ہو اور اُس کا اہتمام کیا ہو تو حسبِ ادیت ذخیرہ و عطیہ اس وقت وہ گھاس اس کی ملک میں داخل ہوگی اور بیع بھی درست ہوگی اور جس قدر خورد و نیانات غیر تنہ دار میں سب کا یہی حکم ہے اور جو درخت تنہ دار ہے جیسے شیشم لکڑ ڈھاکر اگرچہ خورد و ہو قبول امام محمد اُس کا یہ حکم نہیں بلکہ اس کا بیچنا درست ہے پس اکثر جگہ جو رواج ہے کہ زمیندار لوگ کھڑی گھاس بیچتے ہیں یا دوسروں کو اس زمین میں سے گھاس کاٹنے سے منع کرتے ہیں یا رعایا سے



چرائی کا کیا لیتے ہیں یہ ٹیپہ سلم ہے سلمہ بعض لوگ جیب سننے ہیں کہ خود روگھاس  
 وغیرہ ملوک نہیں اور اس کا بیچا درست نہیں تو وہ لوگ یہ جیل کرتے ہیں کہ اگر گھاس ہمارا  
 ملوک نہیں تو زمین تو ہماری ملوک ہے ہم اپنی زمین میں دوسرے شخص کو نہیں آنے دیتے  
 ہلکا اختیار ہے اور اس جیلے سے گھاس روکتے ہیں سو سمجھ لینا چاہئے کہ اسی صورت میں حکم  
 شرعی یہ ہو کہ اگر اپنی زمین میں کسی کو نہ آنے دے تو خود گھاس چیل کر اس شخص کو دینا چاہئے  
 البتہ اگر دوسری پاس کی زمین سے اس کا کام چل سکے تو روکنا چاہئے اور اگر وہ بھی روکے  
 تو اس عظم کے گناہ میں سب شریک ہونگے سلمہ مردار کا کچا چرلا اگر تازہ ہو تو اس کا  
 بیچنا درست نہیں اور اگر خشک ہو گیا ہو تو اس کا بیچنا درست ہے کیونکہ خشک ہو جانا دغابت  
 ہو چکی حکم ہے مردار کی ہڈی اور بال وغیرہ کا گڑا دمی اور خنزیری کھال وغیرہ کی بیع درست  
 نہیں سلمہ بعض لوگ کوئی چیز مثلاً گائے بیل یا اور کچھ ایک معین قیمت سے خرید کرتے  
 ہیں اور جب قیمت ادا نہیں ہو سکتی تو بائع کے ہاتھ اس چیز کو کچھ کم قیمت میں بیچ دیتے  
 ہیں یہ جائز نہیں البتہ اگر ایسی ضرورت پیش آوے تو اس کا جیلوں ہو سکتا ہو کہ اصل بائع  
 نہ ٹوڑی دیر کیلئے بقدر قیمت معینہ سابق کے روپیہ بطور قرض دے دے اور مشتری اسی روپیہ  
 کو اصل قیمت میں ادا کر دے اسکے بعد وہ چیز کم قیمت میں بائع کے ہاتھ پہنچے اور جو باقی  
 رہے وہ اسکے ذمہ قرض رہیگا سلمہ اگر ایک مکان اس شرط پر فروخت کیا کہ ایک مہینہ  
 تک مثلاً خالی نہ کیا جاوے گا بلکہ بائع اپنے قبضہ میں رکھیگا یہ شرط فاسد ہے اور اس سے بیع بھی  
 فاسد ہو جاوے گی البتہ اگر بیع میں یہ شرط نہیں تھی رائی بلکہ بیع بلا شرط ہے اور بعد بیع کے مشتری  
 نے جو خوشی بائع کو اجازت رہنے کی دیدی یہ درست ہو اسی طرح جتنی شرطیں خلاف مقصد لے جائیں  
 سب کا یہی حکم ہو سلمہ بعض لوگ صرف خرید و مالوں کو دیکھ کر دینے کی غرض سے

بھوٹ موٹ خریدار بجاتے ہیں اور دام بڑھا کر کہہ دیتے ہیں تاکہ ناواقف بھینس جاوے  
 فیصل حرام ہو مسئلہ دو شخص باہم کسی سودے میں باہم گفتگو کر رہے ہیں دوسرے شخص کو  
 جائز نہیں کہ اگر زیادہ قیمت لگا دے کہ ان کا سودا لگا کر خرید لے البتہ اگر منور رضا مندی نہیں  
 ہوئی تو قیمت بڑھا دینا جائز ہے جیسا نیلام میں ہوتا ہو مسئلہ بیچنے لوگ جمع ہو کر کسی چیز پر  
 چٹھیاں ڈالتے ہیں اور چندہ کر کے مالک کو قیمت ادا کر دیتے ہیں پھر جس کا نام نکل آئے وہ  
 چیز اسکی سمجھی جاتی ہے اور دوسروں کے نام سب برباد جاتے ہیں یہ حرام اور جوا ہے۔  
 مسئلہ آجکل بہت سی نئی نئی تجارتیں ایجاد ہوئی ہیں جان بیہ اور شادی فٹڈ وغیرہ  
 چونکہ اکثر اُس میں ربوا اور قمار ہے اس لئے اُس میں شرکت کرنا حرام ہے۔ البتہ اگر ملک  
 دیندار کی تحقیق سے کوئی صورت بائز ہو تو مضائقہ نہیں مسئلہ عبادان جمعہ کے  
 خرید و فروخت کرنا منع ہے۔

## مراجمہ یعنی نفع پر حنا اور تولیہ سنہی ابراہاموں پر حنا

مسئلہ اس میں حنا بیچ پڑا ہے اُس کا جوڑ لینا اصل داسوں میں درست ہے مگر یوں نہ کہے کہ اتنے  
 کو خرید کیا ہے کیونکہ یہ جھوٹ ہو گا بلکہ یوں کہدے کہ اصل اور بیچ سب ملا کر اس قدر ہے مسئلہ  
 بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ مال ایک جگہ سے خرید کر اپنے گھر میں بیوی یا کسی اولاد یا ملازم کے  
 ہاتھ فرضی بیع کر ڈالتے ہیں اور پھر اسی سے یا اُس نے جس کے ہاتھ اسی طرح بیع کیا ہو زیادہ  
 قیمت پر خرید لیتے ہیں تاکہ نفع پر بیچنے کے وقت قسم کھانے کی گنجائش ہو کہ جیسے اتنے کو  
 خریدا ہے یہ فعل باطل حرام اور سخت دہوکہ ہے کیونکہ خریدار اصل خرید کو دریافت کرتا  
 ہے اور اس کے بتلانے کی وقت ایسی سمجھتا ہے :

# مسائل متفرقہ

مسئلہ بعض لوگ استحکام وعدہ بیع کیلئے ایک آدھ روپہ پیشگی دیتے ہیں اور اُس کو بیعنا کہتے ہیں اور اگر کسی وجہ سے خریدار کئی جانب سے وعدہ خلافی پیش آوے تو بائع وہ روپہ واپس نہیں دیتا یہ کسی طرح درست نہیں گو وعدہ خلافی بلا وجہ بری بات ہے مگر اس کاروبار لینے کا کوئی حق نہیں مسئلہ بعض لوگ اس شرط سے بیعنا لیتے ہیں کہ اگر اس سے زیادہ قیمت دینے والا نہ آتا تو یہ چیز تمہاری رہی ورنہ تمکو بیعنا واپس کر کے اس شخص کو یہ چیز دیدی جاوے گی تو اس میں تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ معاہدہ مذکورہ بطور وعدہ بیع کے ہو بیع نہ تو یہ تو اس معاہدہ کے یہ معنی ہونگے کہ ابھی تمہارے ہاتھ فروخت نہیں کرتے بلکہ انتظار دوسرے خریدار کا کرتے ہیں اگر اس نے زیادہ قیمت دی اس کے ہاتھ فروخت کر دیں ورنہ اس قدر قیمت پر تمہارے ہاتھ فروخت کر دیں گے۔ اس طرح یہ معاملہ درست ہو لیکن چونکہ مان لیا گیا کہ ابھی بیع نہیں ہوئی اس لئے بائع اور مشتری دونوں اس معاہدہ کی تکمیل نہ کرنے کے مختار ہیں کوئی کسی کو مجبور نہیں کر سکتا۔ مثلاً اگر کوئی زیادہ کا خریدار نہ آیا اور مشتری نے بھی نہ لینا چاہا تو بیعنا واپس کر دینا واجب ہوگا۔ دوسری صورت یہ ہو کہ سرمدست بیع ہو گئی مگر قطعی نہیں ہوئی بلکہ خیار شرط کے طور پر ہوئی یہ بھی جائز ہے مگر اس میں تمام احکام بیع خیار کے جاری ہونگے جس کا مفصل بیان اوپر گند چکا ہو۔ تیسری صورت یہ ہو کہ بیع قطعی ہو گئی پہر اس میں وہ شرط مذکور لگائی سو چونکہ یہ شرط فاسد ہو اس لئے یہ بیع نا درست نہ ہوگی مسئلہ اکثر لوگ ادھار سودا لینے والے کو گراں دیتے ہیں مثلاً نقد قیمت دینے والوں کو روپہ کا بیس خرقہ دیتے ہیں اور جو شخص ہفتہ دو ہفتہ کے بعد قیمت دینگا اس کو اٹھارہ سو مثلاً دیتے ہیں یہ جائز ہے

اُس کا کچھ مضائقہ نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ اول اسکی صفائی کر لی جائے کہ قیمت نقد  
 ملے گی یا ادھار اور اگر ملتوی بیع کر دیا اور بیع کرنے کیساتھ یہ کہا کہ تم یہ سود اٹھائے تو جاتے ہو  
 اگر ابھی قیمت دیجائے تو ایک روپیہ ورنہ سو روپیہ یہ البتہ جائز نہیں **مسئلہ** اپنے مال کا  
 اختیار ہو جس قدر نفع چاہیں اس میں حائل کریں اگر ایک پیسہ کی چیز سو روپے کو فروخت  
 کریں اجازت ہے بشرطیکہ خریدار سے کوئی دھوکہ بازی نہ کریں صاف کہیں کہ میں اتنے کو  
 فروخت کروں گا خواہ لو یا نہ لو۔ البتہ اگر نفع پر فروخت کر نیکا معاملہ ہوا ہے یا ایک شخص نے  
 بذریعہ شہما زبانی یا تحریری اعلان کر رکھا ہو کہ میری دوکان میں ایک اتنی نفع پر مال ملا کر  
 ان دونوں صورتوں میں زیادہ نفع لینا دھوکہ اور حرام ہو **مسئلہ** منقولات میں سے  
 جو چیز خریدے جب تک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے دوسرے کچھ مانگہ فروخت کرنا جائز نہیں پس  
 قبل **مسئلہ** بیچنے کے حیرف بیچک دکھلا کر معاملہ کرنا درست نہیں ہوگا **مسئلہ** اگر ایک دھوکہ  
 کو کوئی چیز فروخت کی اور خریدار نے بجائے روپے کے پیسے دیئے تو لے لینا جائز ہے  
 اسی طرح اگر باہم رضامندی ہو جاوے کہ اس روپے کی جگہ فلاں کپڑا یا اسقدر غلہ ملے  
 دیدہ یہ بھی جائز ہے لیکن چونکہ یہ مبادلہ اس لئے کرنا کی صورتوں سے اس میں احتیاط کرنا  
 چاہئے مثلاً میں روپے کسی کے دے چاہیں اور بجائے اُسکے میں روپے کی اشرفی ادا کرنا  
 قرار پایا سو اس میں یہ واجب ہوگا کہ جس مجلس میں یہ تجویز قرار پائی ہو اسی مجلس میں اشرفی  
 لے لیجاوے یہ نہ ہو کہ تجویز طے کر کے علیحدہ ہو جاویں پھر دوسرے موقع پر اشرفی لیجاوے  
**مسئلہ** بعد تکمیل بیع کے اگر قیمت میں کچھ رعایت کر دی جائے خواہ بائع کی جانب سے  
 یعنی تخفیف کر دی جائے یا مشتری کی جانب سے یعنی بڑھادیا جائے یہ درست نہ رہے اسی طرح جو چیز بول  
 لی ہے اس میں کچھ بیشی کر دی جائے یہ بھی جائز ہے اس سے معلوم ہوا کہ اکثر جگہ جو مستحب کہ بعد

سوداے لینے کے بائع سے کچھ اور مانگ لیتے ہیں بعضے اسکو روکا کہتے ہیں اور بعضے لہوا دیتے  
 ہیں اگر بائع خوشی سے دیر سے کچھ مضائقہ نہیں مسلمہ بعضے لوگ جانوروں کو کھلانے کے لئے  
 کچی کہیتی گیہوں یا جو وغیرہ خرید لیتے ہیں اسکو خرید کہتے ہیں تو یہ جائز ہے جیسا اوپر مذکور ہوا اگر  
 بعضے جو یہ شرط لٹھ لیتے بعد کاٹنے کے بائع اسکو دوبارہ پانی دے اور اس سے جو دوبارہ پیلا  
 ہوگی اسکو بھی ہم اسی خریدتے ہیں سو اس صورت میں اول تو ایک جزو بیع کا موجود نہیں دوسرے  
 پانی دینا بائع کے ذمہ رکھا گیا ہے جو کہ شرط فاسدا اس لئے یہ بیع ناجائز ہے مسلمہ بعض  
 جگہ بوروں میں بہرا ہوا غلہ کسی خاص نرخ سے اس طرح خریدتے ہیں کہ مع بوروں کے وزن کر لیا  
 اور ان میں سے ایک بورا خالی وزن کر کے تمام بوروں کو ہوزن قرار دیکر حساب کر کے اسقدر  
 منہا کر دیا یہ جائز نہیں کیونکہ مکن ہو کہ بوروں کے وزن میں کچھ کمی بیشی ہو اگر ایسی ضرورت ہو  
 تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس حساب سے جن قدر وزن قہ کا قرار پایا ہو اس وزن سے معاملہ کو  
 تعلق نہ رکھیں بلکہ بالقطع یہ کہنا چاہوے کہ اس مجموعہ غلہ کے ہر دام میں خواہ وزن میں بقدر  
 سمجھا گیا ہو اسی قدر ہو یا اس سے کم و زیادہ ہو اور طر فین اسپر رضا مند ہو جاوے اس طرح قہ  
 ہے مسلمہ بعض جگہ قہ کھاتوں میں بہرا ہوتا ہے صرف بیچک کھلا کر اسکو فروخت کرتے ہیں  
 اور خریدار دوسرے کے ہاتھ اسی طرح فروخت کر دیتا ہے بعض اوقات ہر سلسلہ درمیک چلتا ہے  
 یہ جائز نہیں لیکن دو شرط سے جائز ہو سکتا ہے اول یہ کہ گواپنے حساب سے اسکو ایک خاص قہ  
 پر سمجھ رکھا ہو مگر معاملہ اس وزن پر نہ کریں بلکہ یوں کہیں کہ جسقدر غلہ ہمیں ملے وہ اتنے کا  
 ہے۔ دوسرے یہ کہ خریدار اول اس کھاتی پر قبضہ کر لے اور پھر وہ بھی خریدار آئندہ کے ہاتھ ان  
 شرطوں کی موافق فروخت کرے لیکن اگر تبدیلی ہوئی مقدار سے کچھ کمی بیشی نکل آئے تو کوئی جواز  
 نہیں ہے +

## سود کا بیان

اسکے مسائل بہت نازک ہیں اکثر لوگ باوجود نیک سیتی کے اس غنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اسلئے  
 اول ایک قاعدہ کلیہ لکھا جاتا ہے اسکے سمجھ لینے سے سینکڑوں ہزاروں صورتوں کا حکم معلوم ہو  
 جاوے گا اسکے بعد چند فرعی مسئلے بطور مثال کے لکھے جاویں گے۔ اس قاعدے کیلئے اول ایک تمہید  
 سمجھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے معاملہ متعلق ہوتا ہے وہ تین قسم کی ہیں یا تو وزن سے  
 ان کا لین دین ہوتا ہے یا کسی طرف سے پالی جاتی ہیں یا نہ تولی جاویں اور نہ کسی طرف سے  
 پالی جاویں مثلاً غلہ کہیں تو لکر بیچنے کا دستور ہے کہیں برتن میں بھر کر ناپنے کا یہ چیزیں موزوں  
 اور کیل کہلاتی ہیں اور چاندی سونا بھی موزوں ہے گو پوچھ پچھیں ہونے وزن سکر کے  
 روپیہ شرنی کو کوئی نہ تولتا ہو اور جو چیز گن کر بیچی جاوے یا گزروں سے ناپ کر وہ قسم سوم میں  
 داخل ہے یعنی نہ موزوں ہے نہ کیل۔ اس موزوں اور کیل ہونے کی صفت کو قدر کہتے ہیں  
 اب اس لفظ مختصر کو یاد رکھنا چاہئے دوسرا امر یہ جاننا چاہئے کہ ہر شے کی ایک حقیقت ہو اگر کسی  
 شے کی ہوں گا گیہوں ہونا چاندی کا چاندی ہونا کپڑے کا کپڑا ہونا اسکو جنس کہتے ہیں لفظ  
 جنس یاد رکھنا چاہئے۔ اب یہ دو لفظ یاد رکھنے کے قابل ہوئے ایک قدر دوسرا جنس یہ دونوں  
 لفظ آگے کام آئیں گے پس جن شیاؤں میں مبادلہ واقع ہوتا ہے وہ قدر میں متحد اور مشترک ہوتے  
 ہیں اور جنس میں مختلف مثلاً گیہوں اور چنا کہ قدر میں تو مشترک ہیں کیونکہ دونوں یا سوزوں ہیں یا  
 کیل مگر جنس مختلف ہے کیونکہ ایک کی حقیقت گیہوں ہے اور دوسرے کی حقیقت چنا اور کھجی  
 ایسا ہوتا ہے کہ جنس میں تو اتحاد ہوتا ہے مگر قدر میں اتحاد نہیں ہوتا مثلاً تریب تریب کہ جنس لینے  
 حقیقت تو متحد ہو مگر قدر یعنی کیل اور موزوں ہونا بالکل نادر ہے جب قدر ہی نہیں تو اتحاد قدر  
 کہاں۔ یا کبریٰ بکری کہ جنس تو ایک مگر چونکہ موزوں اور کیل نہیں اس لئے نہ قدر نہ اتحاد قدر اور

کہیں ایسا ہوتا ہے کہ قدر ہی متحد اور جنس بھی متحد جیسے گیہوں گیہوں کہ قدر بھی ایک اور جنس  
 بھی ایک کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ جنس ایک نہ قدر ایک جیسے روپیا اور کپڑا یا روپہ اور جانور کہ نہ جنس  
 ایک نہ قدر ایک پس یہ شیار چار قسم کی نکلیں متحد القدر و جنس متحد القدر غیر متحد الجنس غیر متحد القدر  
 غیر متحد الجنس القدر جب یہ تہید سمجھ میں آگئی اب اس قاعدہ سمجھنا چاہئے وہ قاعدہ یہ ہے کہ دو چیزیں  
 متحد القدر و جنس ہوں انکے مبادلہ میں و امر واجب ہیں ایک یہ کہ نو وزن یا پانچ میں برابر ہوں  
 ہوں دوسرے یہ کہ دونوں دست بدست ہوں مثلاً اگر گیہوں گیہوں کا یا ہم بدلنا چاہیں تو نہ ہمیں  
 کسی بیشی درست ہو یعنی ایک طرف سے ہوں اور دوسری جانب سے سوا یہ درست نہیں بلکہ دونوں  
 طرف سے سیر یا سوا سیر ہونا ضرور ہے اور نہ یہ درست ہے کہ ایک تو سر دست لے لے اور دوسرا کل پیسوں  
 یا توڑی دیر کے بعد لے بلکہ ایک مجلس میں دو نو کو اپنا پنا حق لے لینا واجب ہے اور جو چیزیں  
 متحد القدر غیر متحد الجنس ہوں یا متحد الجنس غیر متحد القدر ہوں ان دونوں قسموں کا حکم ایک ہے  
 وہ یہ کہ ان میں کسی بیشی تو جائز ہے مگر ادھار جائز نہیں مثلاً گیہوں اور چنا آپس میں بدلنا چاہیں  
 یہاں قدر ایک ہے اور جنس ایک نہیں با بکری بکری بدلنا چاہیں یہاں جنس ایک ہے مگر قدر ایک نہیں  
 کیونکہ قدر کہتے وزن اور کیل کو اور وہ یہاں نہیں تو ان میں کسی بیشی تو جائز ہے یعنی گیہوں سے  
 بہر ہوں اور چنا دوسیر مثلاً یا ایک طرف ایک بکری دوسری جانب بکری یہ تو درست ہے  
 مگر ایک جانب نقد اور دوسری جانب ادھار ہو یہ جائز نہیں دست بدست لین دین واجب ہے  
 اور جو چیزیں نہ متحد القدر ہوں نہ متحد الجنس ان میں کسی بیشی بھی جائز ہے اور نقد ادھار کا فرق  
 بھی جائز ہے مثلاً سو روپے کا گھوڑا لیا تو یہاں نہ جنس متحد ہے نہ قدر ایچ نہ دست بدست ہوتا  
 ضرور ہے نہ برابری ہونا ضرور ہے پس اس قاعدہ کا حاصل چار قاعدے ہوئے قاعدہ اول  
 اشیا متحدہ القدر متحدہ الجنس میں برابری اور دست بدست ہونا واجب ہے قاعدہ دوم

اسیما غیر متحدہ القدر و غیر متحدہ الجنس میں نہ برابری و اجماع نہ دست بدست ہونا واجب ہے۔  
**قاعدہ سوم** اشیا متحدہ الجنس غیر متحدہ القدر میں دست بدست ہونا واجب ہے اور برابری  
ضروری نہیں۔ **قاعدہ چہارم** اشیا متحدہ القدر غیر متحدہ الجنس میں بھی مثل قاعدہ سوم دست  
بدست ہونا واجب ہے اور برابری ضروری نہیں ان چاروں قاعدوں کے خلاف جبہ لین و دین  
ہو گا وہ سرعاً سود میں داخل ہے یعنی جس جگہ دست بدست ہونا واجب ہے وہاں اگر ایک جانب  
بھی اُدھار ہو گا سود ہو جائیگا اور جہاں برابری ضروری ہے۔ وہاں اگر کسی طرف کمی بیشی ہوگی سود  
جائیگا۔ اور جہاں برابری اور دست بدست ہونا دونوں واجب ہیں وہاں اُدھار سے بھی سود  
ہو جائیگا اور کمی بیشی سے بھی سود ہو جائیگا۔ اب چند مسائل جزئی معلوم کر لینا چاہئے مسئلہ  
اکثر گھروں میں دستور ہے کہ گھیموں کا آٹا لکی کے آٹے سے بدل لیتے ہیں یا خود گھیموں اور لکی کا  
مبادلہ کرتے ہیں اگر دونوں دست بدست ہوں جائز ہے کہ ایک کم ہو دوسرا زیادہ کیونکہ قدر میں  
دونوں متحد ہیں اور جنس میں مختلف اس لئے کمی بیشی درست ہے مگر اُدھار درست نہیں مسئلہ  
اکثر پڑنے اور نئے گھیموں آپس میں بدلے جاتے ہیں سوائے درست ہونے کی دو شرطیں ہیں  
ایک یہ کہ دونوں برابر ہوں دوسری یہ کہ دست بدست ہوں اگرچہ ایک جانب گھیموں شقیمت  
ہوں دوسری جانب کم قیمت جب بھی زیادتی کمی جائز نہیں کیونکہ یہاں جنس اور قدر دونوں  
متحد ہیں اسلئے نہ کمی بیشی درست ہے اودھار اُدھار مسئلہ اگر کسی مقام پر جو جیسا اختلاف  
نرخ کے ایک جنس کی چیزوں کو کمی بیشی کے ساتھ بدلنا منظور ہو مثلاً ایک شخص کے پاس بیس سیر  
دلے گھیموں ہیں اور دوسرے کے پاس چالیس سیر دلے خراب گھیموں ہیں اور ان کو باہم بدلنا چاہتے  
ہیں یہاں برابر بدلنے میں ایک کا نقصان ہے اور کمی بیشی بوجہ اتنا جس کے جائز نہیں اس کا  
طریقہ حجاز کا یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے ماتھے اپنے گھیموں بھوض روپیہ کے فروخت کر دے



گورو پیئف موجود ہو جب وہ روپیہ اُسکے ذمہ واجب الادا ہو جائے اس سے کہے کہ اس بچہ  
 کے عوض ہیکو گیہوں دیداد اور وہ اپنی رضامندی سے دیدے اس طرح درست ہو جاوے گا  
 مسئلہ بعض اوقات مستورات گیہوں کو گہوں کے آٹے کے عوض برابر بتی میں  
 اور گیہوں کے ساتھ اس کی پسائی کی اجرت بھی دیدی جاتی ہے یہ جائز نہیں خواہ پرانی  
 دیں یا نہ دیں اسی طرح گیہوں اور ستو کا مبادلہ یا آٹے اور ستو کا مبادلہ جبکہ یہ ایک ہی قسم  
 غلہ سے ہوں جائز نہیں اگرچہ برابر برابر اور درست درست ہو اس کی وجہ عوام کی سمجھ میں نہیں  
 آ سکتی البتہ اگر ایسی ضرورت واقع ہو تو وہی تدبیر مذکور کی جاوے کہ سب چیز کو داموں کے  
 عوض فروخت کر دیں پھر ان داموں سے دوسری چیز خرید کر لیں مسئلہ ادھار اس جگہ  
 ناجائز ہے جہاں دو چیزوں میں اولاد لا مقصود ہو جیسے اوپر کے دو سنلوں میں گیہوں اور  
 مکئی یا پڑائے اور نئے گیہوں میں مبادلہ واقع ہوا ہے ان میں ادھار درست نہ ہوگا اور جہاں  
 اولاد لا مقصود نہ ہو بلکہ اپنے پاس ایک شے کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ادھار لینے سے محض یہ  
 مقصود ہو کہ اس وقت اپنا کام نکال لیا جاوے اور جب اپنے پاس ہوگا اسکو اس کا حق  
 ادا کر دیں گے اس صورت میں ادھار درست ہے مگر اس کا حکم یہ ہے کہ جیسی چیز ادھار لی  
 ہے ویسی ہی اور اتنی ہی ادا کر دیا وے نہ کی بیشی کی شرط درست ہے اور نہ دوسری  
 جنس کا ٹھیرنا درست ہے اور نہ اچھی بُری کا فرق مقرر کرنا جائز ہے مثلاً ایک شخص کے  
 پاس اس وقت آٹا نہیں اپنے پڑوسی سے سیر بہر آتا قرض لے لیا سو غاہر ہے کہ اس کو جس  
 مبادلہ کرنا مقصود نہیں کیونکہ اگر اس کے پاس موجود ہوتا تو وہی بکھیتا بدلتا کیوں پرتا  
 بلکہ محض اس وقت کی کارروائی مقصود ہے اور جب اسکے پاس ہوگا اس کا آٹا ادا کر دیگا  
 اس میں کوئی مضائقہ نہیں مگر قرض لینے کی وقت یہ شرط ٹھیرنا درست نہ ہوگا کہ سیر بہر کا ستو

دینگے یا اس سے عمدہ آنا دینگے یا گیموں کا لیتے ہیں مگر یا چنے کا دینگے اگر ایسی شرطیں دینگے تو یہ  
 سود ہو جائے گا کیونکہ مبادلہ مقصود ہو گیا اور جواز مبادلہ کے شرائط یہاں مفقود ہیں اسبے اگر  
 محض رعایت کر کے جدید یا تھا اس سے اچھا اور زیادہ دوسرے شخص نے رعایت کر کے اس سے  
 گھٹیا قبول کر لیا یا وقت مطالبہ کے یہ کہا کہ ہمارے پاس گیموں کا آنا اس وقت نہیں ہوا اس کے  
 عوض کی کا لیلو خواہ یا زیادہ اور دوسرا رضامند ہو گیا اور جس وقت یہ رضامندی باہمی  
 ہوئی ہے اسی وقت حساب مبیاق کر دیا تو جائز ہے اگر بعد اس رضامندی کے نصف کا عوض  
 غیر جنس سے دیا گیا اور نصف حق باقی رہا تو جائز ہو گا۔ اگر کسی شخص کے پاس بقدر نصف کے  
 غیر جنس موجود ہو تو چاہئے کہ کل کے معاوضہ میں غیر جنس نہ بیٹھیں بلکہ یوں کہیں کہ تم اپنے  
 نصف حق واجب کے عوض یہ غیر جنس لے لو اور نصف کا مطالبہ بستور باقی و تہذیم رہے گا۔  
 پھر اس نصف کے عوض اگر عین جنس دینا چاہیں تب تو کچھ کلام ہی نہیں اور اگر غیر جنس دینا  
 چاہیں تو اس کے لئے رضامندی مجدد کی ضرورت ہوگی اور اس کے لئے بھی ضرور ہو گا کہ  
 جس وقت باہمی رضامندی ہوئی ہے اسی وقت مبیاق کر لیا جائے اسے غرض یہ کہ کل حق کے  
 عوض غیر جنس کا لئے ہو جانا اور ہر کچھ وصول ہونا اور کچھ رہ جانا جائز نہیں **مسئلہ اکثر**  
 دستوروں کے برسوں کا تیل لیتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ برسوں میں جو  
 تیل نکلے گا اگر وہ بالیقین اس تیل سے کم ہو تب تو ببادلہ درست ہو اور اگر وہ تیل برسوں  
 میں سے نکلے والا اس تیل سے زیادہ ہو یا برابر ہو یا برابری اور کمی بیشی کا حال معلوم ہو  
 تو یہ ببادلہ درست نہیں اور اگر ایسا ہی برابرا سوری ہو تو اس کے جواز کا حیلہ یہی ہے جو اوپر  
 مذکور ہوا یعنی برسوں کو بعض روپیہ یا پیسوں کے خرید کیا جائے پھر ان پیسوں یا روپیہ کا  
 تیل خرید لیا جائے کہ یہ روپیہ پیسہ زندہ نہ دیا جائے محض باقی معاملہ بھی درست ہو جائے گا۔

**مسئلہ** اکثر بینکوں میں لین دین سود کا ہوتا ہے اس میں روپیہ داخل کر کے ضرر دار بن کر اس کا نفع لینا درست نہیں کیونکہ کارکنان بینک مالکان روپیہ کے کیل ہیں اور وہ کیل کا فعل مثل فعل موکل ہے گویا اس روپیے والے نے خود لین دین سود کا کیا البتہ جس کارخانہ میں سود کا لین دین نہ ہو اور نہ کوئی فاسد معاملہ ہو اس سے معاملہ مصاربت کرنا درست ہے \*

**مسئلہ** بعض لوگ سودی بینکوں میں روپیہ امانتاً جمع کر دیتے ہیں اور اس کا نفع نہیں لیتے سو چونکہ بالیقین بینک میں روپیہ ہمیشہ محفوظ نہیں رہتا کاروبار میں لگا لگا رہتا ہے اس لئے وہ امانت نہیں رہتا بلکہ قرض ہو جاتا ہے اور گو اس شخص نے سود نہیں لیا مگر سود لینے والوں کی اجانت قرض لینے کی اذیت غارت گناہ کی گناہ ہے اسلئے روپیہ داخل کرنا ہی درست نہیں۔

**مسئلہ** بعض لوگوں نے اپنا روپیہ جو کسی تجارت کی کوٹھی میں جمع کیا ہے کم یا زیادہ روپے کے عوض دوسرے بکے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں انہیں دو خیالیں ہیں ایک تو یک دست بدست نہیں اور دوسرے برابر برابر نہیں اور روپے کے عوض جو روپیہ فروخت کیا جاوے اس میں فوائد شرط ہیں اسلئے یہ جائز نہیں البتہ اگر برابر برابر فروخت کے مقابلہ میں یا جانے تو بتاویل مبالغہ درست ہو و ہرجا ات کہتا ہے وہ بھی حقیقت میں حوالہ ہو وہ بھی اسی شرط سے درست ہے کہ جسے ادا کرتا ہے اسے ہی کو فروخت ہو ورنہ کی پیشی میں سود ہو جائیگا \*

**قاعدہ** منسوخ روپیہ - قرض پیشہ الیکڑ چھ لینے والے سے قرض کے دباو یا رشتہ سے جو نفع حاصل ہو وہ سود ہے نہ کہ قرض سے روایہ نہ ہو کہ اسے شہداء فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کسی کو کچھ قرض دے پر وہ قرض لینے والا اس شخص کو  
 کچھ دے دے یا گھوڑے وغیرہ پر سواری دے تو اس شخص کو نہ چاہئے کہ سوار ہوا اور نہ ہتھ  
 قبول کرے ہاں اگر پہلے سے ان دونوں میں اس قسم کے رسوم جاری ہوں تو مضائقہ  
 نہیں روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے شعب الایمان میں اور انہی سے روایت  
 ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جب ایک شخص دوسرے کو قرض  
 تو اس کو چاہئے کہ کوئی ہدیہ نہ لے روایت کیا اسکو بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ہے  
 مستقی میں اور ابو بردق بن ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور عبد اللہ بن  
 سلام سے ملا اور انہوں نے فرمایا کہ تم ایسی سرزمین میں رہتے ہو جہاں سود کی کثرت ہے  
 تو جب کسی شخص کے ذمے تمہارا کچھ حق چاہتا ہو اور وہ تمہارے پاس بھوسہ یا جو یا گھاس  
 کی گٹھڑی بیچے تو تم اس کو مت لینا کیونکہ یہ سود ہے روایت کیا اس کو بخاری نے یہ تینوں  
 حدیثیں مشکوٰۃ سے نقل کی گئیں اس قاعدے سے بہت سے مسائل معلوم ہو سکتے ہیں  
 بطور مثال کے بعضے مذکور ہوتے ہیں مسئلہ بعض مفروضہ کا تدار بوجہ رعایت قرینہ  
 کے فرض خواہ کو بلا نفع سودا دیتے ہیں قاعدہ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ یہ درست نہیں مسئلہ  
 اسی قاعدہ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ زمینداروں میں جو ایک عام عادت ہو کہ زمین صحرائی یا  
 مکان رہن رکھ کر اس سے منتفع ہوتے ہیں ہرگز جائز نہیں اور بعض کتابوں کی عبارت سے  
 جو شبہ پڑا گیا ہو وہ اسکی غلط فہمی ہے مقصود اس عبارت سے اباتہ انتفاع نہیں ہو کہونکہ  
 یہ قاعدہ مذکورہ کے خلاف ہو جس کو جمیع فقہاء قبول کر کے یہ کلیہ مقرر کر چکے ہیں کل فرض  
 حرج نفعاً غیور ہو بلا ملک معنی اس عبارت کے یہ ہیں کہ بدون اذن راہن کے اگر مرزن منتفع ہو تو  
 اس پر بوجہ غاصب ہونیکے ضمان لازم آتا ہو اذن دینے سے ضمان لازم نہیں آوینگا سو ضمان لازم

نہ تو یہ مباح و حلال ہونا ثابت نہیں ہوتا دیکھئے چور کا ہاتھ کاٹنا جانا ضمان کو ساقط کر دیتا ہے مگر  
 سرقہ کو مباح و حلال نہیں کرتا چنانچہ ہا یہ اور اُن کے حاشیہ غایۃ البیان کی عبارت نقل کی جاتی  
 ہے و لیس للزمن ان یتفح بالزمن لا باستخدام ولا سکتی ولا لیس الا ان یاذن المالك لان له  
 حق الحبس و ان الاشتغال و لیس له ان یتبع الا بتسلط من الراہن و لیس له ان یوجز و لیس له  
 ولا یتبع الاشتغال بنفسه فلا یمکن تسلط غیرہ فان فعل کان متعذراً ولا یبطل عقد الزمن بالتعذر  
 لان المالك رضی بحبسه لا باشتغال فاذا استعمله بوجہ من الوجود کان غاصباً و نفس قبیہ بالغة بالقبض  
 فان کان باذن المالك فلا ضمان علیه لان المحلول قد رضی بہ (غایۃ البیان) قلت قد سئل الاستاذ  
 داکتری و لیس لیسج والا جارة والا عارة فی سلک واحد حیث (ما زکلو احد منما باذن المالك و  
 ظاہر انہ لا یباح لمن المرہون بعد یجمع بقرار اصل الدین فکذلک حکم سائر ما ذکر اور اگر کسی عبارت  
 میں حلت یا اباحت کا لفظ پایا جاوے تو وہ اس صورت میں ہو کہ وقت عقد کے نہ انتفاع  
 کی شرط تفسیری ہو نہ وہاں اس کا رواج ہو نہ قرض کا دباؤ ہو ابتداء و اتفاقاً و تبرعاً اجازت انتفاع  
 کی ہو جاوے ایسی حالتیں انتفاع درست ہو لیکن اس صورت میں وہ شے رہن سے خارج ہو  
 جاوے گی محض عاریت رجائیگی چنانچہ اگر حالت استعمال میں وہ شے تلف یا خراب ہو جاوے تو ضمان لازم  
 نہ آوے گا اور قرضہ میں محسوب نہ ہوگا۔ قلت و علیہ کل حدیث النظر یکب نفقة الخ اسکو خوب سمجھ لینا  
 چاہئے بعض کچھ پڑھے لوگ اس آفت میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم  
 صدقے سے ہر بلا سے محفوظ رکھے **مسئلہ** زمینداروں میں ایک معاملہ بنام بیج بالوٹک  
 مشہور ہے اور اس لفظ کا استعمال دو صورتوں میں کرتے ہیں جن میں ہر ایک کا جدا حکم ہے۔ ایک  
 صورت تو یہ ہو کہ زید سٹے عمرو سے کہا کہ تم ہا۔ ی زمین یا مکان یا باغ سو روپے کی عوض میں کہہ لو  
 اگر ایک سال کے اندر شلایت زرد رہن ادا کر دیا تو اپنی زمین وغیرہ واپس کر لو گا اور اگر اس کے

اندر روپیہ ندیہ کا تو بس اسی روپیہ میں تھا اسے ہاتھ بیچ ہو اس صورت کو بیچنے عوام بیع بالوفا  
 کہتے ہیں مگر فقہائے کلام میں جو یہ لفظ مستعمل ہو اس سے یہ صورت مراد نہیں بلکہ انکی صورت  
 مراد ہے ہر حال اس کا نام جو کچھ بھی رکھا جاوے حکم اس کا یہ ہے کہ یہ معاملہ بالکل باطل اور حرام  
 ہے بلکہ بوجہ تعلیق الملک بالخطر کے قمار میں داخل ہے جس کی حرمت قرآن مجید میں منصوص  
 ہے اور خاص اس صورت کی ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے عن سعید بن المسیب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یغلق الرهن من صاحبه الذی رهنه لغنمه وعلیه عزم  
 رداه الشافعی مرسلہ وروی مثلاً وثل معناه لا یخالفہ عنہ عن ابی ہریرۃ متصلہ مشکوٰۃ بعبارۃ  
 کفایہ حاشیہ ہر ایہ میں ہو ذکر الکفری عن اہلک کطاؤس ابراہیم وغیرہ انہم یفہقوا علی ان المرء  
 لا یحبس الرهن عند المترهن احتباساً لا یکن ذکا کہ بان یحون ملوک المترهن والدلیل علیہ ماروی  
 عن الزہری ان اہل الیامانیۃ کانوا یرتسون ویشترطون علی الرهن انہ ان لم یقض الدین  
 الی وقت کذا فالرهن ملوک للمترهن فابطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذلک بقولہ  
 لا یغلق الرهن وقیل سعید بن مسیب ہو قول ارجل ابن ابی براء بالذین الی وقت کذا فالرهن  
 بیع بالذین فقال نعم ہا۔ دوسری صورت جو بعض کتب فقہیہ میں مذکور ہے یہ ہے کہ دین کیا ہی نہیں  
 بلکہ اقل ہی سبب کر دیا مگر شتر ہی سے جدا کا دہ عدہ سے رہا یعنی بیع کے اندر شرا نہیں ٹھہرائی  
 بلکہ بیع سے علیحدہ قتل وعدلے لیا کہ ہم اکیسالی کے اندر کموز رشتن واپس کر دیں تو تم اس بیع  
 کو فسخ کر کے یہ شے بیچ سکو واپس دینا یہ صورت متقدمین علماء کے نزدیک تو جائز نہیں کیونکہ  
 اصل مقصود یہ بن کرنا جو بیع کا محض حیلہ ہے نہ اس پر غرض کیلئے کہ منافع مرہون کے جائز ہو  
 جائیں اور اگر بیع ہی کہا جاوے تو یہ بھی شرعاً ہے۔ شرا فامد کے ساتھ کے اور انکی نظر میں  
 اس معاملہ کو حیلہ بیع سے خیر کر دیا گیا تو اہم جائز نہیں کہ مقصود تو یہی ہو کہ بیع میں کچھ شرا

دائیں رہی یہی وجہ کہ مشتری اگر وعدہ خلافی کرے تو آپس میں ٹکڑا ہوتا ہے اور شاخزین  
نے کچھ تاویلیں کر کر کر اس صورت کو جائز نہ کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ بعض سود خواروں نے یہ حیلہ بکا لایا ہے کہ ان کے پاس کوئی شخص قرض  
مانگنے آیا انہوں نے ایک رومال میں سو روپے باندھ کر کہا کہ یہ فخر ہے ایک سو پانچ روپے کا  
ہے سو روپے کے عوض سو روپیہ اور رومال کے بدلے پانچ روپے دوسرے شخص نے  
قبول کر لیا اور ادا کرتے وقت ایک سو پانچ روپے دیدیا یہ بالکل حرام ہے کیونکہ اصل  
مقصود یہ ہے کہ سو روپے کے عوض ایک سو پانچ روپے لوں رومال کی بیع ہرگز مقصود  
نہیں محض حیلہ کیلئے صورت بیع کی اختیار کی ہو اور اگر بیع کو مقصود بھی مان لیا جائے  
تو یہ بھی چار پیسہ کا رومال پانچ روپے کو صرف اس دباؤ سے خریدنا ہے کہ اگر نہیں خریدتے  
تو قرض نہیں ملتا اور اوپر یہ قاعدہ بیان ہو چکا ہے کہ جو قرض کے دباؤ سے حاصل  
ہو وہ سود ہے اسکی مخالفت حدیث شریف میں صاف آئی ہے تو لے اللہ علیہ وسلم  
لا یحل سلف بیع الہ مشکوٰۃ عن الترمذی والبی داؤد والنسائی۔ اسی طرح جس جگہ چاندی کو  
چاندی کے بدلے یا سونے کو سونے کے بدلے کم یا زیادہ کر کے بیچنا منظور ہو مگر حیلہ جواز کیلئے کم  
جانب میں ایک پیسہ یا ایک پائی مثلاً لالیں کہ جس کی قیمت اس قدر نہ جو بتدرود دوسری طرف  
زیادہ مال ہے یہی مکروہ ہے کذا فی الہدایہ اور معاملات میں مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہوتا ہے  
کذا قالوا لہم محمدؐ فرماتے ہیں کہ میرے دہیں اسی بیع پہاڑ کے برابر گراں معلوم ہوتی ہے کذا فی  
فتح القدیر اسی طرح ایک صورت بیع عنیدہ کی ہے وہ یہ کہ خریدنے سے عروسے دس روپے قرض مانگے  
عروسے نے کہا کہ قرض تو نہیں دیتا مگر ماں دس روپے کا مال بارہ روپے میں مثلاً لباد اور  
دس روپے کو کسی کے ہاتھ فروخت کر کے اپنی کارروائی کر لیا اور جب تمنا سے پاس ہو بارہ روپے

زرن میں مجھکو ادا کر دینا یہ بھی کرو کہ کذا فی الہدایہ سو و خواروں نے یہ صورت اختراع کی ہے  
 کذا فی الکفایہ۔ امام محمدؒ نے اس کے حق میں بھی دبی الفاظ فرمائے ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اور حدیث  
 شریف میں بھی اسکی مذمت آئی ہے اور پیشین گوئی فرمائی گئی ہے کہ جب تم ایسا کرو گے ذیل  
 و خوار ہو جاؤ گے اور غیر قومیں تم پر غالب آجائیں گی کذا فی القدرہ

مسئلہ بعض لوگوں نے مزہون سے منتفع ہونیکا یہ حیلہ نکالا ہے کہ مثلاً انٹی روپے  
 کو ایک زمین رہن رکھی اور ماہانہ سے یہ شرط ٹھہرائی کہ یہ زمین ہر ایک روپیہ سالانہ کرایہ پر  
 دیدوار کرایہ زر رہن میں وضع ہوتا رہیگا یہاں تک کہ انٹی برس میں کل روپیہ ادا ہو جائیگا  
 اور زمین چھوڑ دی جائیگی اور اس کے قبل چھوڑنا چاہیں تو اسی حساب سے جس قدر روپیہ  
 باقی رہیگا وہ لیکر چھوڑ دیئے چونکہ ایک روپیہ سالانہ کرایہ پر زمین کا دنیا محض اس قرضہ کے  
 دہاؤ سے ہے اور اوپر یہ قاعدہ معلوم ہو چکا ہے کہ جو رعایت بوجہ قرضہ کے ہو وہ حرام ہے  
 اسلئے یہ معاملہ حرام اور یہ انتفاع حبثیت ہوگا۔

## مسلم یعنی بننے کا بیان

اسکے جواز کی چند شرطیں ہیں۔ روپیہ پورا پیشگی دیا جائے جس چیز پر معاملہ ٹھہرا ہے اسکی  
 حالت ایسی مصرح اور مشیح طور پر بیان کر دی جاوے کہ ہر احتمال اختلاف کا نہ رہے۔ نرخ اسکا  
 معین ہو جائے مثلاً کما جائے کہ میں سیر یا پچیس سیر کے حساب سے لیں گے اور اگر یوں کہا کہ جن جن  
 اُس وقت ہوگا اُس سے پانچ سیر مثلاً زیادہ لیں گے یہ جائز نہیں۔ اگر اس چیز کے لاوے اٹھانے  
 میں مشقت ہو تو اسکے ادا کرنے کی جگہ بھی بیان ہونا چاہئے۔ مثلاً غلہ خرمن میں لیا جائیگا یا باغ  
 کے مکان پر لیا جائیگا یا مشتری کے مکان پر پہنچا دیا جائیگا۔ کم از کم ایک ماہ کی میعاد مقرر ہونا



مسئلہ مردوں کو ریشمی کپڑے پہننا حرام ہے۔ اسی طرح لڑکوں کو پہنانا۔ البتہ چارنگل چوڑی ستخاف ریشمی جائز ہے اس سے زیادہ ناجائز ہے۔ اسی طرح اگر پھول، بوٹے پان وغیرہ ریشم کے بنے ہوئے ہیں مگر کوئی پھول بوٹا چار انگشت سے زیادہ نہ ہو جائز ہے اور کلابتوں کا حکم بھی یہی ہے کہ چار انگشت تک اجازت ہے زیادہ ممنوع ہے۔

مسئلہ منسل یعنی جس کپڑے پر ریشم کا ردال جلیا ہو مثل ریشم کے ہے سب احکام مذکورہ میں۔

مسئلہ اگر ناسوت ہو اور بانا ریشم نو درست نہیں اور اگر نانا ریشم بانا سوت ہو اسکا پہننا درست ہے۔

مسئلہ چاندی سونے کے بوتام یعنی تبن اور گھنڈی لگانا جائز ہے۔  
مسئلہ مردوں کو انگوٹھی بجز چاندی کے جس کی مقدار وزن چار ماشے سے کم ہو درست نہیں اور عورتوں کو سونے کی بھی جائز ہے اسی طرح عورتوں کے لئے گلٹ وغیرہ کا زیور جائز ہے۔

مسئلہ بعض جگہ ایسا بڑا رواج ہے کہ عورت سے عورت بالکل پردہ نہیں کرتی برہنہ ہو کر کمر وغیرہ ملوالتی ہیں یہ حرام ہے البتہ ناف سے گھٹنے تک اگر کپڑا لپٹا ہو اس حالت میں عورت کو عورت کا باقی بدن دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ کا فزا و زنا متع عورت سے بھی عورت کو مثل مرد و اجنبی کے پردہ کرنا واجب ہے یعنی بجز چہرہ اور دونوں ماتہ گٹے تک اور دونوں پاؤں ٹخنے کے نیچے تک باقی بدن سر و باز وغیرہ کھولنا اسکے رد و بر دنا جائز ہے ۴

**مسئلہ** بعض عورتیں اپنے خالہ زاد یا بھوپھی زاد یا ماموں زاد بھائی یا بھوئی یا دیور وغیرہم کے روبرو سر کھٹے یا بھوئی آستینیں پہنے ہوئے یا باریک کپڑے پہنے یا عطر یا خوشبو لباس یا سر میں بٹائے ہوئے آجاتے ہیں یہ بالکل حرام ہے +

**مسئلہ** - زید کا قرض بذمے عمرو واجب ہے اور وہ اس کو حرام آمدنی سے ادا کرنا چاہتا ہے اور زید کو معلوم ہے تو اس کے لئے حلال نہوگا اسی طرح حرام آمدنی والے کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرنا اور اسی آمدنی سے قیمت لینا یا ایسے شخص کا کوئی کام کر کے ایسی آمدنی سے اجرت لینا ان سب کا یہی حکم ہے -

**مسئلہ** غلہ خرید کر بھر رکھنا اور باوجود مخلوق کو تکلیف پہنچنے کے نہ بیچنا اور زیاہ گرائی کا منتظر رہنا حرام ہے -

**مسئلہ** اس زمانہ میں بعض لوگوں نے پیر زادگی کو بھی ایک پیشہ بنا لیا ہے کچھ مصنوعی تعویذ گنڈے یا دکر لئے دو چار شعبہ سے سیکھ لئے ٹھٹھکے کو پیری مریدی بھی شروع کر دی مریدوں سے فصلانہ اور دوسرے شخصوں سے تدریجہ کرکے مریدوں کے متفرق آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ یہ پیشہ بدترین سب پیشوں کا ہے اور حرام ہے البتہ اگر تعویذ و نقش موانق شرع کے ہو اور کوئی دھوکہ بازی نہ کی جائے اس پر اجرت لینا جائز ہے اور اگر کسی شیخ کمال نے پیری مریدی کی اجازت دی ہو تب صرف ارشاد و ہدایت مرشد کے بیعت لینا بھی درست ہے اور جو خلوص سے کچھ دے قبول کرنا بھی درست ہے گردنیا کے کانے کیلئے یہ بھی نادرست ہے +

## پانی کے احکام

مسئلہ کسی شخص کی ملکوت زمین میں کنواں یا چشمہ یا حوض یا نہر ہو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں کو پانی پلانے یا دمنو و غنم و پارچہ شونی کیلئے پانی لینے سے یا دس باغ گھر سے ہر کر اپنے گھر کے ایک آدھ درخت یا کباری میں پانی دینے سے منع نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ اس میں سب کا حق ہے اور اگر اپنی زمین میں آنے سے روکنا چاہے تو دیکھا جائیگا کہ پانی لینے والے کا کام دوسری جگہ سے باسانی چل سکتا ہے مثلاً کوئی دوسرا کنواں وغیرہ قریب ہو یا اس کا کام بند ہو جائیگا اور تکلیف ہوگی اگر اس کی کارروائی دوسری جگہ سے ہو سکے تو خیر ورنہ اس گنہگار سے کہا جائیگا کہ یا تو اس شخص کو اپنے کنویں پر آنے کی اجازت دو ورنہ اس کو جس قدر پانی کی حاجت ہے تم خود نکال کر یا خود نکلو اگر اسکے حوالہ کرو البتہ اپنے کھیت یا باغ کو پانی دینا بدون اس شخص کی اجازت کے دوسرے لوگوں کو جائز نہیں اس سے ممانعت کر سکتا ہے یہی حکم ہے خود رو گھاس کا اور جس قدر نباتات بے تنہ ہیں سب گھاس کے حکم میں ہیں البتہ تنہ درخت زمین والے کا ملک ہو۔

مسئلہ اگر ایک شخص دوسرے کے کنویں یا نہر سے کھیت کو پانی دینا چاہے اور وہ اس سے کچھ قیمت لے تو جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے مسلحانہ بلخ نے فتویٰ جواز کا دیا ہو۔

مسئلہ جو پانی بڑن یا مشک میں بہر لیا جائے اس میں دوسرے شخص کا کوئی

استحقاق نہیں البتہ اگر پیاس سے بیقرار ہو جائے تو زبردستی بھی چھین لینا جائز ہے جبکہ پانی ولے کی حاجت سے زائد موجود ہو اور یقیناً بھی نہ پیا ہو۔

## نشہ دار چیزوں کا بیان

مسئلہ جو چیز تلی بننے والی نشہ دار ہو خواہ شرب ہو یا ٹاڑی یا اور کچھ اور اسکے زیادہ پینے سے نشہ ہو جانا ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ اسی طرح و دوا میں استعمال کرنا۔ خواہ پینے میں یا لپک کرنے میں نیز ممنوع ہے خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصل ہیئت پر رہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جائے ہر حال میں ممنوع ہے یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔

مسئلہ اور جو چیز نشہ دار ہو مگر تلی نوئلکہ اصل سے مجھد ہو جیسے تمباکو جائل فون وغیرہ اس کا حکم تو ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کرے یا اس سے ضرر شدید ہو تو حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لاوے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جایز ہے اور اگر ضار وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

## رہن کا بیان

مسئلہ مرہون چیز سے مرہن کا منتفع ہونا اگرچہ باجائز ماہن ہو جیسا آج کل بواج ہے حلال نہیں اس کا پورا بیان مسائل سو میں گذر چکا ہے۔

مسئلہ اگر زیستہ عروسے کوئی زیور یا برتن وغیرہ عاریت فکر رہن کر دیا اور عروسے

اپنی ضرورت سے مرہن کو روپیہ دیکر وہ شے چھوڑا لیا تو عمر و اس روپے کا مطالبہ زید سے کر سکتا ہے۔

**مسئلہ** بعض لوگ حق مرہنی کو بیع کر دیتے ہیں یہ بالکل باطل ہے۔ اول تو حق مرہنی کوئی چیز قابل بیع نہیں دوسرے مرہن کو کوئی تصرف کرنا مرہن میں جائز نہیں البتہ اگر راہن، ضمانت ہو تو اس کی یہ صورت ہو کہ مرہن ثانی بقدر زرہ مرہن کے باہن کو قرض دیدے اور وہ مرہن اول کو یہ روپیہ دیکر اپنا رہن چھوڑا اور پھر اسکو مرہن ثانی کے پاس بعوض اسکے قرضہ کے رہن رکھ دے۔

## وصیت اور میراث کے حکام

**مسئلہ** تمیز و تکفین بطریق متوسط و ادائے دیوں سے جس میں مہربانی داخل ہے جو بچے اسکی تہائی تک وصیت جائز ہے زائد میں باطل ہے البتہ بالغ و رشید صرف اپنے حصہ میں زائد کی اجازت دے سکتے ہیں اور نابالغ کے حصہ میں نہ تو بالغوں کو حق اجازت ہے نہ خود نابالغ کی اجازت معتبر ہے۔

**مسئلہ** اسی طرح جس شخص کو کچھ میراث ملے گی اُس کو کچھ زیادہ دینے کے لئے وصیت کرنا باطل ہے اور بالغ و رشید کی اجازت اپنے حصہ میں یہاں بھی درست ہے **مسئلہ** وصیت کر کے اُس سے رجوع کر لینا اور اسکو مسخ کر دینا جائز ہے۔

**مسئلہ** مرض الموت میں یعنی جس بیماری میں یہ شخص جانبر نہ ہو بہ کہ نایا فرض معاف کرنا بہت ارزاں قیمت پر کوئی چیز فروخت کر دینا یہ سب وصیت ہے نہ ثلث سے ناید میں جائز اور نہ وارث کے لئے جائز اس سے معلوم ہوا کہ اکثر عورتیں مرنے کے



## خیر خواہانہ تنبیہ

رسالہ ہذا کے خطبہ میں تصحیح معاملات کا اہم اجرائے دین سے ہونا اور اس میں کم توجہی کا گلاہ وض  
کیا گیا ہے، آخر میں اس تصحیح معاملات کے عظیم ثمرہ کا کہ اکل حلالی ہے بتلانا اور غفلتے حلال کے  
برکات اور غفلتے حرام کے ظلمات کا بتلانا مناسب معلوم ہوا اسلئے پانچ احادیث نبویہ کا خلاصہ ترجمہ اور  
سات شریفی معنوی اور پندرہ شرفان و حلوا کے جو اس مضمون کی شہادت دیتے ہیں حوالہ مل  
ہوتے ہیں تاکہ ناظرین کو عبرت توجہ ہو اور غفلت مبدل تنبیہ ہو مسند احمد و شعب الایمان جی اور سنن بی  
میں حضور ﷺ علیہ السلام کے جوار شادات وایت کئے گئے ہیں انکا حاکم یہ ہے کہ کسب  
حلال بھی نماز و روزہ و فراغ کے بعد فرض ہو اور کسب حلال سے آدمی متجانب الدعوات ہو جانا  
اور ایک نعمہ حرام بھی جو نہ تک جائے اسکے بال سے چالیں ورنہ تک ماقبول نہیں ہوتی اور اگر  
دس آدم کی پوشاک میں ایک دم یعنی چار آنہ کے قدر بھی حرام مال ہو تو حبیبک وہ لباس تن پرست  
نماز نہیں قبول ہوتی اور حرام مال سے نہ صدقہ خیرات قبول ہو نہ اسے فحش کر نہیں برکت ہو اور جو  
مکے پیچھے چوڑ جائے وہ اسکو ورنہ میں لیجائے کیلئے رہبر ہو جانا ہوا اور جو بدن حرام مال سے  
پلا ہو وہ جنت میں نہ جاویگا بلکہ دوزخ ہی کے لایق ہے ۴

## اشعار

آن ہوا آورده از کسب حلال  
عشق و رقت نہ انداز لقمہ حلال  
جمل و غفلت زاید آزاراں حرام  
دیدہ اسپے کہ کرہ خروید  
لقمہ بجز گوہر شش اندیشہ ما  
میل خدمت عزم رفیق آن جهان  
در دل پاک تو دور دیدہ نور

لقمہ کو نور امنہ و دو کمال  
علم و حکمت نہ انداز لقمہ حلال  
چون ز لقمہ تو حسد بینی دھما  
برج گندم کاری و جو بروید  
لقمہ تخم است و برش اندیشہ  
نہ انداز لقمہ حلال اندہاں  
نہ انداز لقمہ حلال اسے مہ حضور





# تالیفات حضرت مولانا رشید احمد صدیقی گنگوہی

۱۔ احادیث سلوک	ترجمہ رسالہ الکتیہ جو تصوف کا ایک مستند رسالہ ہے	۳۔ ضیاء القلوب	۳۔ جہاد اکبر	۱۔
۲۔ اہل شباب پر لکھا	جو مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے	۴۔ غذائے روح	۴۔ ارشاد و مرشد	۲۔
۳۔ ہادی علی یحسینی	حافظ صاحب مکتبہ ترجمہ دیوبند (۱۳۲۰ء)	۵۔ گلزار معرفت مع تصدیقہ	۵۔ دردناک	۳۔
۴۔ ہادی علی یحسینی	کے دس سوالوں اور	۶۔ فتویٰ تحفۃ العشاق	۶۔ فیصلہ وحدت الوجود	۴۔
۵۔ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔	جو	۷۔ کلیات امدادیہ	۷۔ تصفیۃ القلوب	۵۔

## تالیفات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ جہاد اکبر	۳۔ ضیاء القلوب	۳۔ جہاد اکبر	۱۔
۲۔ ارشاد و مرشد	۴۔ غذائے روح	۴۔ ارشاد و مرشد	۲۔
۳۔ دردناک	۵۔ گلزار معرفت مع تصدیقہ	۵۔ دردناک	۳۔
۴۔ فیصلہ وحدت الوجود	۶۔ فتویٰ تحفۃ العشاق	۶۔ فیصلہ وحدت الوجود	۴۔
۵۔ تصفیۃ القلوب	۷۔ کلیات امدادیہ	۷۔ تصفیۃ القلوب	۵۔

۱۔ احادیث سلوک	ترجمہ رسالہ الکتیہ جو تصوف کا ایک مستند رسالہ ہے	۳۔ ضیاء القلوب	۳۔ جہاد اکبر	۱۔
۲۔ اہل شباب پر لکھا	جو مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے	۴۔ غذائے روح	۴۔ ارشاد و مرشد	۲۔
۳۔ ہادی علی یحسینی	حافظ صاحب مکتبہ ترجمہ دیوبند (۱۳۲۰ء)	۵۔ گلزار معرفت مع تصدیقہ	۵۔ دردناک	۳۔
۴۔ ہادی علی یحسینی	کے دس سوالوں اور	۶۔ فتویٰ تحفۃ العشاق	۶۔ فیصلہ وحدت الوجود	۴۔
۵۔ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔	جو	۷۔ کلیات امدادیہ	۷۔ تصفیۃ القلوب	۵۔

## سب سے محترمہ عفتہ کتب و رسائل مستطابہ العلوم سہارنپور

# حضرت مولوی محمد اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کی تالیفات

## ہستی زیور

یہ سالہ حضرت مولانا مدوح صاحب نے عورتوں کیلئے خصوصاً اور مردوں کیوں کیلئے دین اور دنیا کی اصلاح کیواسطے تالیف فرمائی ہے۔ اس رسالہ کے کل دس حصے ہیں اور ایک تہہ سنی۔ بہشتی جو بھی ہو جس کو کیا دہوں حصہ ہی کہہ سکتے ہیں۔

فہرست مضامین ہر حصہ کی سرچ ذیل ہو

الف۔ باتا۔ خدائے تعالیٰ کا طریقہ عقاید ضروریہ

حصہ اول مسائل وضو و غسل وغیرہ قیمت ۲۰

حصہ دوم جین نفاس کے احکام نماز چنگانہ کے مسئلے ۳۰

حصہ سوم روزہ نزاکۃ قربانی حج و عمرہ قیمت ۱۰

حصہ چہارم دیہ کے احکام ۳۰

حصہ پنجم نکاح و طلاق کے احکام ۳۰

حصہ ششم زینت و بیاداد معاشرت زوج و قوادح بجز ۲۰

حصہ ہفتم اصلاح یا ابطال رسوم و عادات قیمت ۳۰

حصہ ہشتم اصلاح باطن و تہذیب اخلاق و ذکر قیامت ۳۰

حصہ نهم اوجہ و جہت و دفع و وعدہ و وعید ۳۰

حصہ دہم شہر و دیہ کی حکایتیں و سیر و فتنہ نوی مع تہذیب کلمات ۲۰

حصہ یازدہم ضروریات و ذمہ داری و غیرہ ۳۰

حصہ سولہ ضروریات معاش کے حساب سلیقہ خانہ داری کی کچھ باتیں ۳۰

حصہ سولہ ضروریات معاش کے حساب سلیقہ خانہ داری کی کچھ باتیں ۳۰

حصہ سولہ ضروریات معاش کے حساب سلیقہ خانہ داری کی کچھ باتیں ۳۰

حصہ سولہ ضروریات معاش کے حساب سلیقہ خانہ داری کی کچھ باتیں ۳۰

حصہ سولہ ضروریات معاش کے حساب سلیقہ خانہ داری کی کچھ باتیں ۳۰

حصہ سولہ ضروریات معاش کے حساب سلیقہ خانہ داری کی کچھ باتیں ۳۰

حصہ سولہ ضروریات معاش کے حساب سلیقہ خانہ داری کی کچھ باتیں ۳۰

حصہ سولہ ضروریات معاش کے حساب سلیقہ خانہ داری کی کچھ باتیں ۳۰

اصلاح رسوم (جیسے سے سنے تک کی تمام رسوم و عادات کی اصلاح)

تسلیم الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

تکلیف الدین (مکاشفات وغیرہ)

اشترک محمد یحییٰ تاجرتیہ دینک منظرہ علوم سہارن پور